بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسئولہ میں آپ نے جب بیوی کے کہیں جانے پر یہ کہا کہ ''تم آزاد ہو، اور جو جی چاہے کرو مجھ سے مت پوچھو'' اور آپ کی ان الفاظ سے اس وقت طلاق دینے کی نیت نہیں تھی تو ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ یہاں عدم طلاق کا قرینہ موجود ہے البتہ دوسرے موقع پر جب آپ نے بیوی سے فون پر یہ کہا کہ ''میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ رشتہ ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور میں تمہیں آزاد کرتا ہوں'' یہاں طلاق کا قرینہ موجود ہے اور جب کلام میں طلاق کا قرینہ موجود ہو تو آزاد کا لفظ صریح طلاق کے لئے استعمال ہوتا ہے لہٰذا ان الفاظ سے آپ کی بیوی پر ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی ہے۔ (چاہے اس نے یہ الفاظ سنے ہوں یا نہ سنے ہوں) اس طلاق کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر اندر آپ کو رجوع کا حق حاصل ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ بیوی سے کہہ دیں کہ میں نے تم سے رجوع کرلیا ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس پر دو گواہ بھی بنالیں اس طرح آپ کا نکاح بحال ہو جائے گا۔ اور اگر عدت گزر گئی تو اس صورت میں رجوع تو نہیں ہوسکتا البتہ اگر آپ دونوں میاں بیوی چاہیں تو نئے مہر پر دوبارہ نکاح کرسکتے ہیں۔ رجوع یا نکاح کے بعد آپ کو دو طلاقوں کا اختیار ہوگا اگر کبھی وہ دو طلاقیں بھی دے دیں تو تین طلاقیں ہو جائیں گی اور حرمت مغلظہ ثابت ہو جائے گی، اس لئے آئندہ اس طرح کے الفاظ سے اجتناب کریں۔ (ماخذۂ امداد الاحکام ۲/۴۷۰) واللہ اعلم بالصواب

حماد اللہ لغاری

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۵/ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

۱/مارچ ۲۰۱۱ء